Date: ______ Day: ______

Good attempt
Improve it further bu avoiding language errors
And good paper presentation

سوال نمبر ۱

اسلام کی بنیادی عقائد توحید، رسالت اور آخرت کا تصور تفصیل سے بیان کریں اور معاشرتی زندگی کی اصلاح کیسے کرتے ہیں؟

تعارف:

اسلام ایک مکمل اور جامع دین ہے۔ جو انسان کی دنیاوی زندگی کے ساتھ ساتھ اخروی زندگی کی بھی رہنمائی فرماتا ہے۔ اس کی بنیادی عقائد، جیسے توحید، رسالت اور معاد انسان کی زندگی کا مرکز ہیں۔ اسلام انسان کو اللہ کی بندگی، اخلاقی تربیت، اور معاشرتی ذمہ داریوں کا شعور دیتا ہے۔ آخرت کا نظریہ انسان کو دنیاوی زندگی میں اچھے اعمال کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اور برائی سے روکتا ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں مسلمان کی زندگی میں اچھے اعمال کرنے کے اصول، عبادات، اخلاق اور معاشرتی تعلقات کے معیار واضح ہوتے ہیں۔ اسلام فرد کو روحانی سکون اور اور اخلاقی تربیت دیتا ہے۔ اور معاشرے میں عدل، بھائی چارہ اور نظم قائم کرتا ہے۔

Date: ______ Day: ______

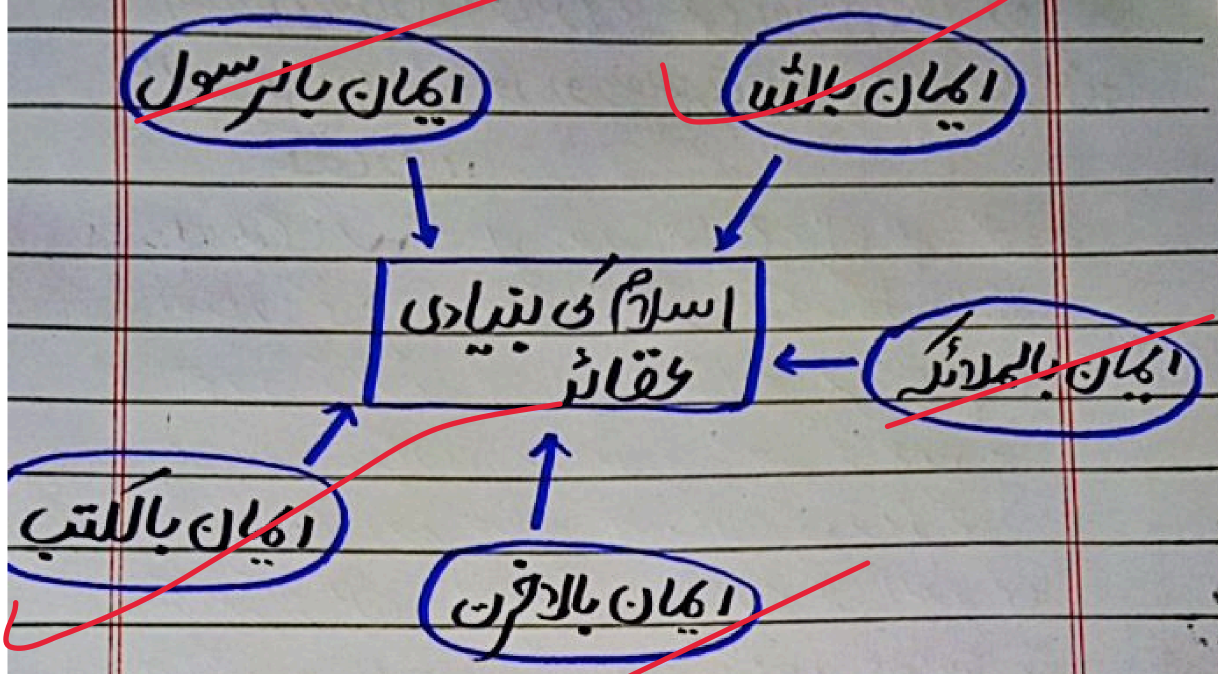

(ا) **ایمان باللہ:-**

ایمان باللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان ہے وہ یکتا ہے۔ اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

قل ھو اللہ احد
اللہ الصمد
لم یلد ولم یولد
ولم یکن لہ کفوا احد

سورہ اخلاص = القرآن

(ب) **ایمان بالرسول:-**

Date: ______ Day: ______

ایمان بالرسول سے مراد اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے رسولوں پر ایمان لانا۔ اُن کی اطاعت کرنا۔ اور ان کے کہے ہوئے اور بتائے ہوئے راستے کو دل کی گہرائیوں سے قبول کرنا ہے۔

ارشاد ہے

ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا

"اور ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجے ہیں"

النحل: 36

(ج) ایمان بالملائکہ:

ایمان بالملائکہ سے مراد فرشتوں پر ایمان لانا ہے۔ یعنی اُن کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہر اچھے اور برے اعمال کو لکھنے کے لیے بھیجا ہے۔ لہذا اُن پر یقین ایمان کا حصہ ہے۔

Not only this

ارشاد ہے۔ "فرشتے انسان کے کیے اور بتائے ہوئے اعمال لکھتے ہیں۔"

المرسلات: 21

They have other duties too
Jebrial As
Mekaiel A.S
Esrafail AS
Ezrail As

(د) ایمان بالکتب:

اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ کتابوں پر یقین رکھنا بھی ایمان کا حصہ ہیں۔ جیسے، قرآن،

زبور، انجیل، اور قرآن مجید، انسان کی بھلائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے نازل کئے ہیں۔

ارشاد ہے:
"اور جو کتاب ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے۔ وہ حق کی کتاب ہے۔"

| سورہ انعام : 114 |

ایمان بالآخرت:-

ایمان بالآخرت سے مراد آخرت کے دن پر ایمان لانا ہے۔ یعنی اس بات کو سچے دل سے مان لینا کہ یہ زندگی فانی ہے۔ اور اس زندگی کے بعد دوسری زندگی ہے۔ جو کہ ہمیشہ کی زندگی ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ

"کل نفس ذائقۃ الموت وانما توفون اجورکم یوم القیامۃ ۔"

چکھنا

یعنی "ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ اور مومنین تمہارا بدلہ قیامت کے دن ملے گا۔"

عقیدہ آخرت کی وضاحت:-

انسان کا اس بات کو دل سے تسلیم کر لینا کہ

Date: ______ Day: ______

اس زندگی کے بعد دوسری زندگی ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال کے مطابق ہمیں جنت یا دوزخ سے نوازے گا۔ یہ ایمان انسان کو خود احتسابی، اخلاق کی تربیت، اور نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

حسن بصری فرماتے ہیں:

"جو آخرت کو یاد رکھے گا، وہ دنیا کے فریب سے بچ جائے گا"۔

آخرت کی بنیادی عقائد:-

عقیدہ آخرت:

- قیامت کے دن پر ایمان
- اعمال کی جزا و سزا پر ایمان
- جنت و دوزخ کے نتائج پر
- برزخ میں زندگی پر
- روزِ محشر کے حساب پر

Date:________ Day:________

(الف) قیامت کے دن پر ایمان :-

مسلمان قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اُن کا پختہ عقیدہ ہے کہ اس دنیاوی زندگی کے خاتمے کے بعد ایک اور زندگی ملے گی جس کو قیامت کا دن کہا جائے گا اس دن ہر آدمی، امیر غریب، جوان، بوڑھے سے اپنے اعمال کے حوالے سے سوال جواب کیے جائیں گے۔

ارشاد ہے۔ کہ قیامت آنے والی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ لوگوں کو قبر میں سے زندہ نکال دے گا۔

سورہ الغاشیہ 6-7

(ب) اعمال کی جزاء و سزا :-

انسانوں کو قیامت کے دن اپنے اعمال کے لیے جواب دہ ہونا ہے۔ ان کو اپنے اعمال کے مطابق نتیجہ ملے گا۔ یعنی اگر دنیا میں اچھے اعمال کیے ہیں۔ جو انجام میں جزا کے طور پر جنت ملے گی۔ اور اگر برے کام یعنی زنا، چوری، فریب، شرک کیا ہے تو سخت ترین سزا ملے گی۔ ارشاد ہے۔ "پس کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا تو وہ دیکھ لے گا، اور کوئی ذرہ برابر برائی کرے گا وہ بھی دیکھ لے گا"

(سورہ الزلزال 8-7)

Date:________ Day:________

(۷) جنت اور دوزخ میں نتائج:

انسانوں کو اپنے اعمال کے بدولت انعام ملے گا۔
یعنی اگر انسان نے دنیا میں اچھے اعمال کئے ہیں
جیسے نیکی، مدام نماز کی کثرت، ذکر و اذکار، دل
آزاری نہ کرنا جو اس کے نفس میں جنت ڈال دی
جائے گی۔ لیکن اگر کسی نے سراسر اپنی زندگی
برے کاموں میں گزاری ہے۔ تو اس کو دوزخ میں
ڈال دیا جائے گا۔

ارشاد ہے۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیکی اعمال
کیے ان کے لیے فردوس کی جنتیں ہیں۔

المومنین: 11

(۸) برزخ میں زندگی:

انسان کا عقیدہ برزخ میں بھی پختہ ہونا چاہیئے۔
یعنی موت اور قیامت کے دن تک کا جو فاصلہ ہے
اس پر یقین رکھنا بھی لازمی ہے

ارشاد ہے۔ اور تم سب اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے

سورہ یونس: 11

(۹) روز محشر پر یقین:

ارشاد ہے۔
"اور ہم ان اس دن اٹھائے گے، جس دن

Date:________ Day:________

ان میں کوئی مظلوم نہیں ہوگا۔
یعنی اللہ تعالیٰ انسانوں کو آگاہ کرتا ہے۔ جتنا ممکن ہے، اور اس بات پر زور دیتا ہے۔ کہ اس دن کسی کی معافی قابل قبول نہیں ہوگی لہذا اپنے اعمال سے روزِ حشر تک کا سفر آسان بناؤ۔ اور اس بات پر یقین رکھو کہ یہ دن آنے والا ہے۔

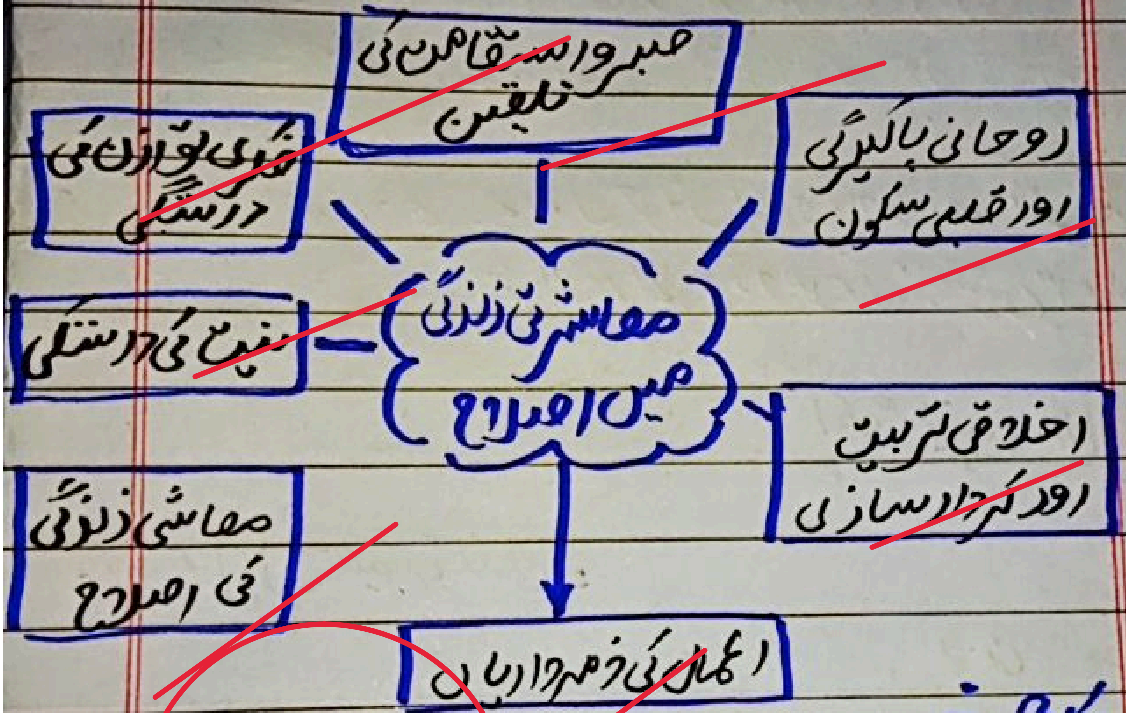

کلامِ آخر

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جو انسان کو ہر زندگی کی پہلو میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ توحید، رسالت پر یقین رکھنے کے ساتھ ساتھ آخرت پر یقین رکھنا ایمان میں پختگی کی علامت ہے۔ قرآن اور احادیث کی تعلیمات سے یہ ثابت ہوگیا ہے۔ کہ اس زندگی کے بعد دوسری زندگی ہے۔ جہاں ہمارے کیے کے مطابق سزا اور جزا ملے گی۔ لہذا یہ عقیدہ انسان کو گناہوں سے بچاتا ہے۔ یہ سوچ کر کہ برے اعمال کے عوض میں جہنم ملے گی۔

Day: ______

Date: ______

س

سوال نمبر 2:

نماز کی تصور کی وضاحت کریں۔ یہ کس طرح ایک فرد کی سماجی، اخلاقی، اور روحانی زندگی کو متاثر کرتا ہے۔

(1) تعارف:-

نماز جنت کی کنجی ہے۔

مسند امام
حدیث 1668

اسلام ایک ایسا کامل ضابطہ حیات ہے۔ جو انسان کی زندگی کے ہر پہلو - سماجی، اخلاقی، اور روحانی - کی رہنمائی کرتا ہے۔ اور نماز اس نظام کا مرکزی ستون ہے۔ نماز محض چند ظاہری حرکات کا مجموعہ نہیں۔ بلکہ ایک گہرا روحانی عمل ہے۔ جو انسان کو اللہ سے جوڑ کر اس کے باطن کو زندہ کرتا ہے۔ یہی عبادت انسان کے کردار کو سنوارتی ہے، اس کے اخلاق کو پاکیزہ بناتی ہے۔ اور اس کے سماجی رویوں کو نظم و ضبط، مساوات اور ذمہ داری کا شعور عطا کرتی ہے۔ اس طرح نماز فرد کی داخلی اصلاح کے ذریعے ایک متوازن، با اخلاق اور پرامن معاشرے

Date:________ Day:________

کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے ۔

(ب) نماز کا تعارف:-

اصطلاحی معنی	لغوی معنی
ایک مخصوص عبادت جو خاص اوقات میں اللہ کی رضا کے لیے پڑھی جائے ۔	اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکنا، اور اس سے مدد مانگنا

(ج) امام شافعی کے مطابق نماز کی تعارف:-

"نماز ایمان کی علامت اور بندے کا اللہ کے حضور جواب دہ ہونا ہے۔ یہ انسان کو برے اعمال سے روکتی ہے۔ اور نیکی کی ترغیب دیتی ہے۔

(د) نماز کا سماجی، اخلاقی اور روحانی زندگی پر اثر:-

نماز انسان کی ظاہر اور باطن کے ساتھ ساتھ

اس کے سماجی، اخلاقی اور روحانی زندگی
کو بھی سنوارتی ہے۔

- اللہ کی یاد سے غفلت کا خاتمہ
- اخلاقی برائیوں سے روک تھام
- نظم و ضبط اور وقت کی پابندی
- روحانی پاکیزگی اور قلبی سکون
- مساوات اور بھائی چارے کا فروغ
- صبر و تحمل کی تربیت
- ذمہ داری اور جواب دہی کا شعور
- فرد کی اصلاح کے ذریعے معاشرتی بہتری

(1) اللہ کی یاد سے غفلت کا خاتمہ:

نماز کی طرف ثابت قدمی انسان کو اللہ کی یاد میں روکے رکھتا ہے۔ اور غفلت سے نکالتا ہے۔ پانچ وقت کی نماز انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب

Date: ________ Day: ________

حاصل کرنے میں مصروف رکھتا ہے۔ جس کی بنیاد پر وہ دنیاوی معاملات اور رنجشوں سے دور رہتا ہے۔

ارشاد ہے:

"اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو، اور جو نیکی تم اپنے لئے بھیجتے ہو وہ تمہیں اللہ کے پاس ملے گی۔

البقرہ ۱۱۰

(ب) اخلاقی برائیوں سے روک تھام:-

نماز انسان کو دنیاوی غلط کاموں سے روکتی ہے۔ یہ اخلاقی برائیوں کو جڑ سے ختم کرتی ہے۔ اور نیکی کی راہ پر گامزن کرتی ہے۔

شب معراج کا واقعہ:-

جب حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے سفر پر بلایا۔ یعنی شب معراج پر تو اللہ تعالیٰ نے آخر میں رسول ﷺ کو فرمایا۔

"اے محمد! تمہارے اور تمہارے امتی کے لئے پانچ وقت کی نماز فرض کی جاتی ہے"

رسول ﷺ نے صحابہ کرام کو نماز کی اہمیت بتائی۔ تو صحابہ کرام نے پوچھا! یا رسول اللہ کیا ہے

"عبادات صرف روح کے لیے ہیں"۔

حضرت محمدﷺ نے ارشاد فرمایا

"نماز نہ صرف روح کے لیے ہے بلکہ انسان کو زندگی میں نظم و ضبط، قربت الٰہی اور اخلاقی تربیت بھی دیتی ہے"

(ت) نظم و ضبط اور وقت کی پابندی:-

نماز انسان کے باطن کو سنوارنے کے ساتھ ساتھ ظاہری اعمال میں بھی مدد کرتا ہے۔ جیسے نماز دن میں پانچ مرتبہ فرض ہے۔ جو انسان کثرت سے نماز ادا کرتا ہے۔ وہ وقت کی پابندی خوشنودی سے کرتا ہے۔ جس کے مدد سے اس میں نظم و ضبط جیسے اعلیٰ درجات بخوبی نظر آتے ہیں

ارشاد ہے۔

"بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں میں فرض کی گئی ہے"۔

سورہ النساء: 103

(ث) روحانی پاکیزگی اور قلبی سکون:-

نماز دل کو سکون اور روح کو طہارت عطا کرتی ہے۔ جس سے دنیاوی پریشانی، ذہنی

دباؤ کم اور بے چینی کم ہو جاتی ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔

یعنی خبردار! اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

| سورۃ الرعد: 28 |

(ج) مساوات اور بھائی چارے کا فروغ:

نماز انسان کو معاشرے میں مساوات اور اخوت کا جذبہ سکھاتا ہے۔ یہ بدخصلی اور اور دوسروں کو کم تر سمجھنے کے غلط اور بداخلاقی رویوں کو رد کرتا ہے۔ اور ہم آہنگی کا سبق نوازتا ہے۔

قرآن میں ارشاد ہے۔

"بےشک جو مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں"

| سورۃ الحجرات: 10 |

(د) صبر اور تحمل کی تربیت:

نماز کی کثرت انسان کو صبر اور تحمل

Day: ______

Date: ______

جیسے صفات کی ترغیب دیتا ہے۔ اکثر و بیشتر دنیاوی پریشانیوں سے تنگ آکر انسان خود کو سنبھالنے میں ناکام ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر نماز کی کثرت ہو۔ تو انسان صبر و برداشت اور خود پر قابو رکھنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے۔

ارشاد ہے۔

"اور صبر اور نماز کے ذریعے مدد حاصل کرو"

(سورۃ البقرہ: 45)

(خ) ذمہ داری اور جوابدہی کا شعور:

نماز انسان کو اللہ کے سامنے جوابدہ ہونے کا احساس دلاتی ہے۔ جس سے وہ اپنے اعمال میں محتاط ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ اس دنیا میں اپنے اعمال کے ذریعے اس دنیا کا اعمال نامہ اچھا بناتا ہے۔

رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

نماز روشنی ہے۔ اور اسی روشنی میں انسان کو اچھے راستے کی پہچان، گناہوں سے بچاؤ اور آخرت کی ذمہ داری کا شعور ملتا ہے۔

(حدیث: بخاری و مسلم)

Date:________ Day:________

ix) فرد کی اصلاح کے ذریعے معاشرتی بہتری:-

جب کوئی انسان فرض نماز کی ذریعے اپنے باطن اور ظاہر کو سنوارتا ہے۔ تو اس کے اثرات صرف اس کے اپنے ذات پر نہیں بلکہ پورے معاشرے پر پڑتے ہیں۔ اور ایک بہتر سماجی نظام قائم ہوتا ہے۔

ارشاد ہے۔ "یقیناً کامیاب ہو گئے مومن، جو اپنے نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔"

(سورہ المومنون 1-2)

(و) کلامِ آخر:-

جیساکہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات اور جامع دین ہے۔ جو انسان کی زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی فرماتا ہے۔ نماز کا انسانی زندگی میں ایک اعلیٰ کردار ہے۔ ایک مسلمان کو کافر سے جدا کرنے والی خاصیت نماز ہے۔ جو رہنمائی کے ذریعے کے ساتھ ساتھ انسان کو اخلاقی معاشرے کو تشکیل پانے میں مدد دیتی ہے۔ یہ ایک گہرا روحانی عمل ہے جو انسان کو اپنے پروردگار سے جوڑتی ہے۔ اور اپنے باطن کو زندہ کر دیتی ہے۔ نماز اخلاق، کردار، جوش و جذبے، اور معاشرے کو روشن راہ پر گامزن کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نماز کی کثرت لازمی ہے۔

Date: ______ Day: ______

سوال نمبر 3:-

وضاحت کریں کہ اسلام نے انسانی بالخصوص خواتین کے وقار کو کس طرح تسلیم کیا ہے. بیان کریں کہ اسے برقرار رکھنے کے لیے کیا کوشش کی گئی ہے؟

تعارف:-

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے. جو نہ صرف عبادات اور اخلاق بلکہ انسانی کی ذاتی وقار کی حفاظت کا بھی درس دیتا ہے. قرآن و سنت کی روشنی میں ہر انسان کو بنیادی حقوق ملنے چاہیئے. خاص طور پر خواتین کو اسلام بلند وقار سے نوازہ گیا ہے. ان کو ہرگز حقیر اور کم تر نہ سمجھنا بتایا گیا. زندگی کے ہر مقابلے میں جہاں عورت کو اسلام میں اجازت دی گئی وہ حصہ لے سکتی ہے. ان کو سماجی، اخلاقی، اور معاشی حقوق مکمل کر عطا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اسلام نے عورتوں کو صرف گھر تک محدود نہیں رکھا. بلکہ ان کو تعلیم، اور کسی بھی معاشرتی سرگرمی میں شامل ہونے کی اجازت دی ہے قرآن و حدیث کی تعلیمات عورتوں کے حقوق اور عزت اور وقار کی واضح طور پر رہنمائی کرتی ہے. اور اسی وقار کو برقرار رکھنے کے لیے اسلام نے واضح خطوط اور اصول بھی شائع کیے ہیں

Date:

Day:

اسلام میں خواتین کے وقار کو تسلیم کرنا:

- تعلیم اور علم کا حق
- معاشرتی وقار اور رائے دینے کا حق
- اخلاقی اور روحانی وقار
- مساوات اور مالی حقوق
- نکاح میں رضامندی اور شخصی وقار

(1) تعلیم اور علم کا حق:-

اسلام نے انسانی حقوق کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ خواتین کے حقوق پر اعلیٰ زور دیا۔ خاص طور پر ان کے تعلیم اور تربیت پر۔ کہ تعلیم اور علم حاصل کرنے کا حق معاشرے میں مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کو بھی حاصل ہے۔ عورتوں کو مکمل اجازت دے دی گئی ہے۔ کہ وہ بھی عقل و شعور حاصل کرنے کے لئے علم کا سہارا لے۔

ارشاد ہے۔

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"

(الحدیث)

Day:______

Date:______

(ب) معاشرتی وقار اور رائے دینے کا حق:-

عورت کو خاموش تابع نہیں قرار دیا گیا۔ ان کو اجازت دے دی گئی ہے۔ کہ وہ ہر ممکنہ سرگرمی اور فیصلوں میں مشترک ہونے کا حق رکھتی ہے۔ لہٰذا گھر کے مرد اکثر و بیشتر کئی ایسے مسئلوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جن کے حل کے لئے رائے باہر نا معلوم افراد سے نہیں لیا جاتا۔ اور تب ہی وہ عورتوں سے صلح مشورہ اور اظہار رائے کر کے حل نکالتے ہیں۔

صلح حدیبیہ میں حضرت اُمِ سلمہ کی رائے:

صلح حدیبیہ (6 ہجری) کے شرائط بظاہر بہت سخت نافذ ہو رہے تھے۔ اور صحابہ کرامؓ فوری طور پر کسی بھی شرط کو ماننے کے لئے تیار نہیں تھے۔ رسولؐ نے فرمایا:

"قربانی کرے یا سر منڈوائے"

کوئی کچھ نہیں بولا۔ اسی صورت میں آپؐ حضرت سلمہ رضؓ کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے رائے لی۔ حضرت سلمہؓ نے فرمایا:

"یا رسول اللہ! آپؐ پہلے قربانی کرے اور سر منڈوائے وہ خود بخود آپؐ کی پیروی کریں گے!"

صلیحہ بخاری

Date:______ Day:______

(ت) اخلاقی اور روحانی وقار:-

عورتوں کو اخلاقی اور روحانی وقار سے بھی اسلام نے بخوبی نوازا ہے۔ اسلام میں عورتوں کو وہی تزکیہ اخلاقی رویہ اور سماجی وقار اور قرب الٰہی سے نوازا گیا جو مرد کو فراہم ہے۔ ان کا شمار صرف معاشرتی کارروائیوں کو سرگرمیوں تک محدود نہیں عورت ہر جگہ قابل احترام ہے۔ اور ان کی اپنی روحانی وقار ہے۔ جن کی پاسداری کا حکم اسلام نے بارہا بیان کیا ہے۔

ارشاد ہے

"اور عورتوں کے ساتھ بھلے طریقے سے زندگی گزارو"

{سورہ النساء}

(ث) مساوات اور مالی حقوق:-

عورتوں کو حقیر نہ سمجھنا ان کے درمیان برابری کو یقینی بنانے پر اسلام بہت زور دیتا ہے۔ کہ عورتوں کو مردوں کے آگے حقیر اور کم تر نہ سمجھا جائے۔ ان کو برابر کے حقوق دیئے جائے، معاشرتی، معاشی، اخلاقی حقوق دیئے جائے۔ خاص طور پر معاشی حقوق تاکہ یہ کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے۔ اور محتاج

بن کر زندگی نہ گزاریں۔

ارشاد ہے "مردوں کے لئے ان کی کمائی میں حصہ ہے اور عورتوں کے لئے ان کی کمائی میں حصہ ہے"

النساء : 32

(ج) نکاح میں عورت کی رضامندی اور وقار:

اسلام نے عورت کو اجازت دی ہے کہ وہ اپنی پسند سے اپنا ہمسفر کا انتخاب کریں۔ اسلام میں عورت کو ازدواجی زندگی کے لئے زبردستی کی حامی ہونا کو منع فرمایا ہے۔ عورتوں کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ اپنی زندگی گزارنے کا حق فیصلہ خود کریں تاکہ زندگی گزارنے میں خوشنودی محسوس کریں

ارشاد ہے

"اور ان کو اپنے شوہروں (اپنے پسند) سے نکاح کرنے دو۔

سورہ النساء : ۲

خواتین کی عزت کو برقرار رکھنے کی اسلامی کوشش

اسلام نے خواتین کی عزت کو برقرار رکھنے کے لئے مندرجہ ذیل اسلامی کوششیں بیان کی ہیں۔ جن میں

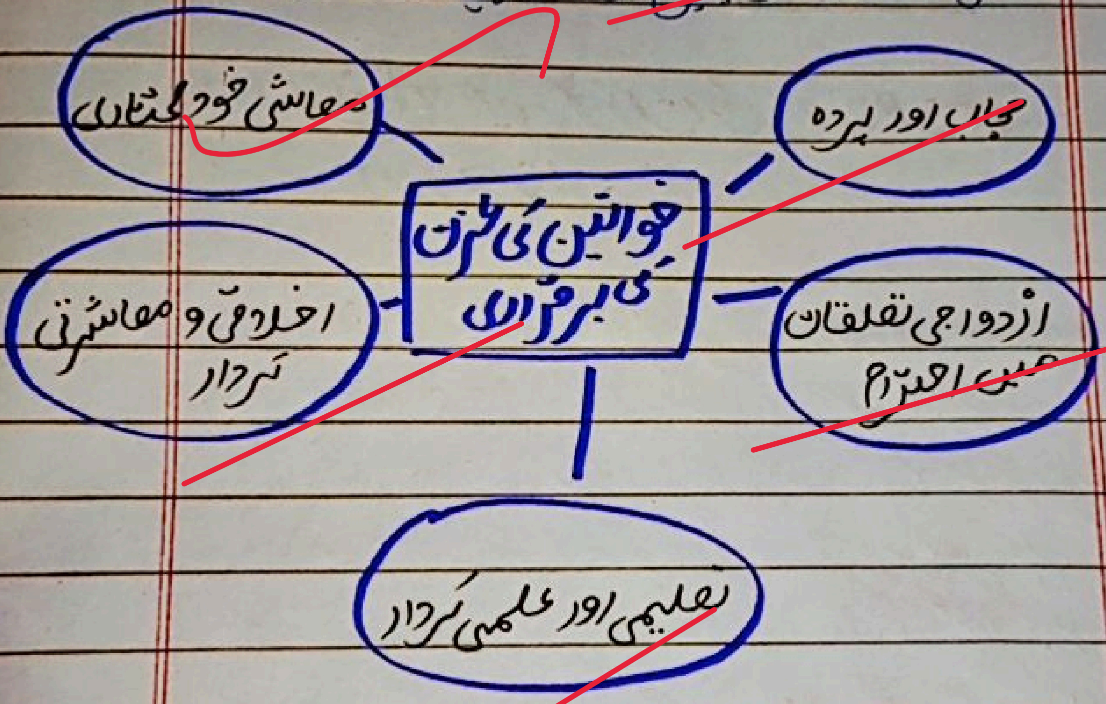

حجاب اور پردہ: وقار اور تحفظ کا نظام

اسلام میں حجاب اور پردہ عورت کو محدود کرنے کے لئے نہیں بلکہ اس کے وقار، شناخت اور تحفظ کے لئے متعارف کرایا گیا ہے۔ قرآن نے حجاب کو معاشرتی پاکیزگی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ تاکہ عورت کو جسمانی نمائش کے بجائے اخلاق اور فکر کی شناخت دی جا سکے
حجاب عورت کو ایک ذمہ دار اور باوقار فرد کے

Day:

Date:

طور پر معاشرے میں پیش کرتا

زمانہ جاہلیت میں جب فحاش مرد عورتوں کو تنگ کرتے تو کہتے تھے ہمیں یہ نہیں چلتا کون سی عورت مسلمان ہے اسی لیے پردے کا حکم آیا تاکہ عورت عزت سے رہے

(ب) ازدواجی تعلقات میں احترام: رفاقت اور باہمی عزت

اسلام نے نکاح کو محض قانونی معاہدہ نہیں بلکہ سکون و محبت اور باہمی احترام کا رشتہ قرار دیا ہے۔ ازدواجی زندگی میں عورت کو شوہر کی ملکیت نہیں بلکہ ایک برابر رفیق تسلیم کیا گیا ہے۔ اور قرآن کی ہدایت کہ "وعاشروهن بالمعروف" اس بات کی دلیل ہے کہ عورت کے جذبات، رائے اور عزت کو نظر انداز کرنا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔

معاشی خود مختاری: عزت کے ساتھ خود اعتمادی

اسلام میں عورتوں کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ مکمل طور پر اپنے حق مہر، اپنی کمائی، اور معاشی خود مختاری کی مالک ہے۔ اس پر کسی قسم کا ظلم اور جبر جائز نہیں۔ وہ عزت کے ساتھ اپنی زندگی گزارنے کا حق رکھتی ہے۔ اسلام نے عورت کے کمانے یا نہ کمانے کا فیصلہ خود عورت پر چھوڑ دیا ہے۔ اور معاشرے کے لوگ ان سے کسی قسم کا ظالمانہ برتاؤ نہیں کرے گی

Date:______ Day:______

اخلاقی اور معاشرتی کردار : کردار سے وقار

اسلام میں عورتوں کا اصل کردار اس کے اخلاق سے وابستہ ہے۔ عورت چاہیے جس شکل میں بھی ہو۔ ماں، بیٹی، بہن، بیوی اور اعلیٰ اخلاق اور بلند وقار کی مالک ہے۔ اسلام عورت کو گھر تک محدود رہنے کا حکم نہیں دیتا۔ وہ معاشرے میں عزت سے نکل کر معاشرے کے بہتری میں مشغول ہو سکتی ہے۔

تعلیمی اور علمی کردار : شعور کے ذریعے وقار

اسلام نے عورتوں کو بھرپور حق دیا ہے۔ کہ وہ تعلیم حاصل کریں۔ اور اچھے اور غلط میں پہچان کرنا سیکھیں۔ جیسے قرآن میں ارشاد ہے۔ "کہ علم ہر مرد اور عورت پر فرض ہے" اس بات کی نشاندہی ہے۔ کہ مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں پر بھی فرض ہے۔ علم حاصل کرنے سے عورت باشعور ہو جاتی ہے۔ اور اپنے حق کے لئے آواز اٹھانے کے قابل بنتی ہے۔

کلام آخر:-

اسلام نہ صرف عبادات بلکہ انسان کی ذاتی وقار کو بھی یقینی بناتا ہے۔ خاص طور پر عورتوں کی عزت و وقار کو اہمیت دی ہے۔ کہ عورتوں کو ناقص حقیر اور کم تر نہ سمجھے اور بلند وقار کی مالک ہے۔ ان کو وہ ساری آسائشیں ملنی چاہیئے۔ جن کی وہ حقدار ہے۔ تاکہ وہ اپنی زندگی آرام سے گزار دیں۔